9403-خطبے اور تقریر کے ذریعہ لوگوں کو واقعات معلوم کرانے کی کیفیت

سوال

ہم خطباء حضرات جب مختلف دینی موضوعات یا پھر امت میں پائے جانے والے واقعات کو پیش کرتے ہیں تو اپنے دوست واحباب یا عام لوگوں کے جانب سے تنقید کا سامنا کرتے ہیں ۔

موضوع کسی کو پسند آتا اور کسی کو پسند نہیں آتا تو اس طرح ان میں سے کچھ مخالف اور کچھ اس موضوع کے حق میں ہوتے ہیں ، تو ایک اچھا خطیب کس طرح بنا جاسکتا ہے اور لوگوں کو منبر کے ذریعے ان میں پیدا ہونے والے واقعات معلوم کرانے کے لیے اچھا طریقہ کیا ہے اس میں آپ کا راہنمائی کرتے ہیں تاکہ انہیں دین سے مربوط کیا جاسکے اللہ تعالی آپ کو برکت سے نوازے ؟

پسندیدہ جواب

ایک اچھا خطیب وہی ہے جو حاضرین کے لیے اچھی معلومات فراہم کرے جو ہر ایک کے لیے نفع مند ہوں چاہے وہ عام لوگ ہو یا پھر تعلیم یافتہ ، نوجوان ہوں یا بڑی عمر کے یا پھر پختہ معلومات رکھنے والے وہ ان سب کا خیال رکھے اور اس میں ان سب کے لیے اسے نفع مند عبارت اور موضوع کے اختیار میں کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اور تجربہ سے وہ اس میں کچھ نہ کچھ حاصل کرتا رہاگا ۔

اچھا خطیب وہ بن سکتا ہے جو سامعین کو ان کے دینی امور کی تعلیم دے اور قواعد شرعیہ کی شرح پیش کرے اور کلی امور کی وضاحت بیان کرے اور اسی طرح عقیدہ اور فقہی اور ان معاملات کی تفصیلات بیان کرے جس کی لوگوں کو ضرورت پیش آتی ہے ۔

ایک اچھا خطیب وہی ہے جو اللہ تعالی کے مقدر کردہ احداث وواقعات کو ایک فرصت و غنیمت جانتا ہوا انہیں ذکر کرے اور اسے کتاب وسنت کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے اس کا حکم اور حقیقت بیان کرے اور ان حادثات وواقعات کے ساتھ لوگوں کی تربیت کرے ۔

جیسا کہ ہم اسے سورۃ آل عمران کی آیات میں بھی موجود پاتے ہیں جس میں غزوہ احد کے واقعات کو پیش کرتے ہوئے اللہ تعالی نے عظیم عبرتیں اور اس جنگ کے واقعات کا تزکرہ کیا ہے ۔

ایک اچھا خطیب وہی ہے جو پہلے اور موجودہ علماء کے کلام کو جمع کرے اور امت اسلامیہ کو پیش آنے والے خطرات اور حادثات وواقعات کو بیان کرے ۔

ایک اچھا اور بہتر خطیب وہی بن سکتا ہے جو اپنے خطبات اور تقاریر میں تنوع پیدا کرے کبھی تو وہ توحید بیان کرے اور کبھی شرک کی اقسام بیان کرتے ہوئے لوگوں کو اس کے بچنے کی تلقین کرے اور کسی خطبہ میں وہ سنت پر عمل پیرا ہونے اور بدعات اور اس کے خطرات سے آگاہ کرے ۔

اور کسی موضوع میں بعض فقہی مسائل بیان کرے جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اور وہ ان کے اندر کثرت سے پائے جاتے ہوں ، اور بعض اوقات وہ امت اسلامیہ کو پیش آنے والے حادثات واقعات کو کتاب و سنت اور اہل علم کی کلام کی روشنی میں بیان کرے اور اسی طرح دوسرے موضوعات ۔

اور وہ ان سب کے باوجود اپنے خطبہ اور تقریر کو وعظ و نصیحت سے خالی نہ رکھے بلکہ اس میں بھی وہ لوگوں کو نصیحت کرے اور اللہ تعالی اور روز قیامت کی یاددہانی کراتا رہے ، اس لیے کہ خطبہ اور تقریر کا اساسی مقصد یہی ہے ۔

شاہد یہ ہے کہ جب خطیب کی جانب سے حکمت و توازن دونوں چیزیں حاصل ہوں تو پھر کسی شخص کو بھی اس پر اعتراض اور تنقید کرنے کا حق نہیں پہنچتا ، اور اللہ تعالی کی توفیق بخشنے والا ہے ۔

واللہ اعلم .